5پاونڈ کے نوٹ کو10 پاونڈ میں بیچنا

الحمدللہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ

الاستفتاء: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ انگلینڈ میں آج کل ایک 5 پاونڈ کاایک نیا کرنسی نوٹ Release ہوا ہے بعض نوٹوں پر بڑے Unique نمبرز ہیں۔کیا یہ نوٹ 5 پاونڈ سے زیادہ منی یعنی 7 یا 10 پاونڈ میں بیچا جاسکتاہے۔

سائل : عبدالحکیم فرام لیسٹر۔انگلینڈ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بِعَونِ المَلِکِ الوَھاب اللھم ھدایۃَ الحَق والصواب

5 پاونڈ کے نوٹ کو 10 پاونڈ میں بیچنا جائز ہےاس میں کوئی حرج نہیں۔ اگر ایک ہی ملک کے نوٹ کو نوٹ کے عوض بیچاجائے تو کمی بیشی جائز ہے مگر ہم جنس یعنی کاغذ ہونے کی وجہ سے اُدھار ناجائز ہے بلکہ یہ ضروری ہوگا کہ ہاتھوں ہاتھ خریدوفروخت ہو جائے۔اگرچہ کمی بیشی کے ساتھ ہو۔

جب نوٹ کو نوٹ کے بدلے بیچا جائے تو دونوں متحد الجنس تو ہیں مگر اس میں قدر کی علت نہیں ہے کیونکہ نوٹ نہ کیلی ہےاور نہ ہی وزنی بلکہ عددی ہےاور عددی چیزوں کی کمی وبیشی کے ساتھ خریدوفروخت جائز ہے مگر ادھار جائز نہیں ہے۔

جیساکہ علامہ شامی فرماتے ہیں کہ الْمَذْرُوعِ وَالْمَعْدُودِ أَيْ لَا يَتَحَقَّقُ فِيهِمَا رِبًاعددی چیزوں میں سود نہیں ہوتا ۔آگے بیان کرتے ہیں کہ فَلَوْ بَاعَ خَمْسَةَ أَذْرُعٍ مِنْ الْهَرَوِيِّ بِستَّةِ أَذْرُعٍ مِنْهُ أَوْ بَيْضَةً بِبَيْضَتَيْنِ جَازَ لَوْ يَدًا بِيَدٍ لَا لَوْ نَسِيئَةً لِأَنَّ وُجُودَ الْجِنْسِ فَقَطْ يُحَرِّمُ النَّسَاءَ لَا الْفَضْلَ ۔اگر کسی نے پانچ ذراع ہروی کے چھ میں بیچا یاایک انڈے کو دو کے بدلے بیچاتو جائز ہے مگر ہاتھوں ہاتھ ہونہ کہ ادھار۔کیونکہ صرف جنس موجود ہے یہ صرف ادھار کو حرام کرتی ہے نہ کہ کمی بیشی۔

[ردالمحتار مطلب فی الابراء عن الربا ج۴ ص ۱۹۶]

دوسرا یہ کہ نوٹ نوٹ کی جنس سے ہے،کاغذ ہونا اس کی اصل ہے۔اس اصل کے اعتبار سے تمام ملکوں کی کرنسیز کے نوٹ ایک ہی جنس کے ہونے چاہیے مگر ہر ملک کی کرنسی مقصود کے مختلف ہونے کی وجہ سے ایک علیحدہ جنس ہے؛ کیونکہ کرنسی سے مقصود کاغذ کا ٹکڑا نہیں بلکہ اس سے قوتِ خرید کا ایک مخصوص معیار مراد ہوتاہے۔اور شرعاًیہی بات یعنی مقصود یااصل کا مختلف ہونا ہی اجناس کے مختلف ہونے کامدار ہے جیساکہ آٹا،روٹی اور گندم ہر ایک علیحدہ علیحدہ

جنس شمار کیے جاتے ہیں اگرچہ اصل کے اعتبار سے یہ سب ایک ہی چیز یعنی گندم ہیں۔ چنانچہ مختلف ممالک کی کرنسی مختلف ناموں کے ساتھ ساتھ قوتِ خرید کا ایک علیحدہ اور مخصوص معیار رکھتی ہیں۔

چنانچہ جب کسی چیز کے مقصود یا اصل یا بناوٹ میں ایسی تبدیلی آجائے کہ جس کی وجہ سے اس کا نام اور کام بدل جائے تو اسکی جنس کے بدلنے کا حکم لگا دیا جاتا ہے، جیسا کہ علامہ شامی رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

''**إن الاختلاف باختلاف الأصل أو المقصود أو بتبدل الصفة**'' "جنس میں اختلاف اصل یا مقصود یا صفت کے بدلنے سے ہوتا ہے"۔

(''الدرالمختار''مع''ردالمحتار''، کتاب البیوع، باب الربا ج۷ ص۴۳۷)

اسی طرح صدرالشریعہ بدرالطریقہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمہ اللہ تعالی اس مسئلہ کو تفصیل سے ارشاد فرماتے ہیں: '' مقصد یہ ہے کہ جنس کے اختلاف واتحاد میں اصل کا اتحاد واختلاف معتبر نہیں بلکہ مقصود ااختلاف جنس کو مختلف کردیتاہے، اگرچہ اصل ایک ہو،اور یہ بات ظاہر ہے کہ روئی اور سوت اور کپڑے کے مقاصد مختلف ہیں،یونہی گیہوں اور اس کے آٹے کو روٹی سے بیع کر سکتے ہیں کہ ان کی بھی جنس مختلف ہے''۔

(''بہارشریعت''ج۲حصہ۱۱ص۹۸)

چنانچہ کسی بھی دواشیاء کی اصلیت اگرچہ ایک ہی کیوں نہ ہو اگر ان کے مقصود یا صفت میں تبدیلی ہو جائے تو ان کی جنسیں مختلف ہو جائیں گی۔ جیسا کہ صدرالشریعہ بدرالطریقہ مولانا امجد علی اعظمی رحمہ اللہ تعالی کی عبارت سے ظاہر ہے کہ روٹی کی بیع گندم کے ساتھ ادھار اور کمی بیشی کے ساتھ جائز ہے، حالانکہ ان کی اصل ایک ہے صرف بناوٹ میں تبدیلی ہونے کی وجہ سے ان کے نام اور کام میں تبدیلی پیدا ہو گئی۔

چنانچہ اسی طرح ہر ملک کی کرنسی کی اصل تو کاغذ ہی ہے مگر ان کے نام،صفت اور مقاصد کے مختلف ہونے کی وجہ سے مختلف اجناس ہیں۔ ہر ملک کی کرنسی نوٹ کا مقصود و معیار، نام وکام دوسرے ملک کی کرنسی نوٹ سے مختلف ہے۔ لہٰذا ہر ملک کی کرنسی ایک علیحدہ جنس ہیں۔

کسی بھی ملک کے نوٹ فلوس (یعنی تانبے اور پیتل کے سکوں) کے حکم میں ہیں۔ اور قوانین شرعیہ کی روشنی میں ایک ہی ملک کے سکوں کی آپس میں کمی بیشی کے ساتھ خرید وفروخت جائز ہے، البتہ! ادھار ناجائز ہے۔ جیسا کہ فقہ حنفی کی مشہور و معروف کتاب

'' ہدایہ شریف " میں ہے: ''**یجوز بیع الفلس بفلسَین بأعیانهما**''۔ "ایک متعین سکے کی بیع دو متعین سکوں کے ساتھ جائز ہے"۔

(''الهدایة''، کتاب البیوع، باب الربا، الجزء الثالث، ص ٦٣)

مذکورہ بالا عبارت میں '' متعین '' کی قید اس لئے لگائی ہے، کہ ہر ملک کی کرنسی ایک علیحدہ جنس (Species) ہے، چنانچہ جب ایک ہی ملک کے نوٹوں کا آپس میں تبادلہ کیا جائے گا تو قدر (Dimension/Weight And Measurement) کے نہ پائے جانے کی وجہ سے کمی بیشی جائز، اور جنس کے پائے جانے کی وجہ سے ادھار ناجائز ہوگا؛ کیونکہ جب سود کی دو علتوں یعنی جنس اور قدر میں سے کوئی ایک علت پائی جائے تو کمی بیشی حلال اور ادھار ناجائز ہوتا ہے۔

چنانچہ ایک ہی ملک کے نوٹوں کے آپس میں تبادلہ کے وقت علتِ قدر کے مفقود ہونے کی وجہ سے کمی بیشی جائز ہوگی، اور جنس کے پائے جانے کی وجہ سے ادھار ناجائز، مثلاً دس روپے کے نوٹ کو بیس روپے یا اس سے کم یا زائد میں ہاتھوں ہاتھ بیچنا جائز ہوگا۔

اور اگر دو مختلف ممالک کی کرنسیز کا آپس میں تبادلہ کیا جائے تو کمی بیشی بھی جائز ہے اور ادھار بھی جائز ہے کیونکہ قدر اور جنس دونوں علتیں نہیں پائی جا رہیں۔

جیساکہ صاحب "ہدایہ" رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں: **"وإذا عدم الوصفان الجنس والمعنى المضموم إليه حلّ التفاضل والنسأ"** ترجمہ: "اور جب سود کی دونوں ہی علتیں یعنی جنس اور قدر نہ پائی جائیں تو کمی بیشی اور ادھار حلال ہے"۔

("الهداية"، كتاب البيوع، باب الربا، الجزء الثالث، ص ٦٢)

اور صرف ایک جانب سے قبضہ کافی ہے۔ چنانچہ صاحب "در مختار" امام علاؤالدین حصکفی رحمہ اللہ تعالی اس مسئلہ کی تفصیل بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

''(باع فلوساً بمثلها أو بدراهم أو بدنانير، فإن نقد أحدهما جاز) وإن تفرقا بلا قبض أحدهما لم يجز'' اگر کسی نے فلوس کو فلوس کے عوض یا درہموں یا دیناروں کے عوض بیچا پس ان میں سے کسی ایک پر قبضہ ہوگیا تو جائز ہے، اور اگر جانبین میں سے کسی ایک پر بھی قبضہ نہ ہوا تو جائز نہیں ہے۔

(''الدر المختار''، كتاب البيوع، باب الربا، ج٧، ص ٤٣٣)

واللہ تعالی اعلم ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ ابوالحسن محمد قاسم ضیاء قادری

Questioner: ‘Abdul Hakeem from Leicester, England

What do the scholars and muftis of the mighty Shari’ah say regarding this matter: in England, a new five pounds note has been released, some of these notes have unique serial numbers. Is it permissible to sell these five pounds note for more such as seven or ten pounds?

ANSWER:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بِعَونِ المَلِکِ الوَھاب اللھم ھدایۃَ الحَق و الصواب

Selling a five pounds note for ten pounds is permissible, there is no harm in this. If the currency [notes] of one country are sold in exchange for the same country's currency, then increase or decrease [in buying & selling] are permissible. However, due to them being of the same genus [i.e. Paper], credit is not permissible, in fact, it will be necessary that the buying and selling take place hand in hand, even if it incurs loss or gain.

If notes are exchanged for notes, then they are both of the same genus, but, they do not have the ‘illah (legal reason) of qadr (being measured or weighed) because notes are neither measured [volumetrically] and neither are they weighed, they are ‘adadī [neither measured nor weighed rather they are enumerable], and buying or selling enumerable goods with profit or loss is permissible, however, credit is not permissible.

Just as ‘Allāmah Shāmī (may Allāh cover him in mercy) mentions, “there is no interest in enumerable goods”, he further mentions, “if somebody sells five arm lengths of harawī [a type of cloth] for six arm lengths, or one egg for two eggs, then this is permissible if it take place hand in hand, but not if there is credit involved, because only the presence of the same genus renders credit harām, but not profit/loss.”

[Radd al-Muhtār, Matlab Fī al-Ibrā’ ‘an al-Ribā, Volume 4, pg 196]

Secondly, notes are from the same genus as their asl [original essence] is paper. In terms of the ‘asl’, the paper currency of all countries should belong to the same genus. However, due to the currency of each country having various intended purposes, they will be considered as separate categories. The purpose of currency isn't just a piece of paper, rather it's purpose is to represent a specific measure of buying power. According to the

sharī'ah, the asl or the purpose being different is pivotal in causing the genus to be different, for example, flour, rotī and wheat are considered separate genera, although, in terms of their asl, they are considered one thing i.e. wheat.

Likewise, along with having different names, the currencies of different countries hold their own separate and specific measure of buying power.

When the asl, purpose, or manufactured form of a thing changes to such an extent that it's name and it's applied use change, then it will also be given the ruling of changing categories. 'Allāmah Shāmī (may Allāh envelope him in mercy) states: "difference in genus is in accordance with difference in asl, purpose or change in attribute"

[al-Durr al-Mukhtār m'a Raddal-Muhtār, Kitāb al-Buyū', Bāb al-Ribā, Volume 7, pg 437]

Similarly, Mawlānā Muftī Amjad 'Alī al-A'dhamī (may Allāh envelope him in mercy) clarifies the matter, he states,

"The intended meaning is that there being a difference or similarity in the asl is not of consideration in there being a difference or agreement in the genus, rather, there being a difference in the purpose causes the genus to change, even if the asl is the same. It is apparent that cotton, yarn and clothes have different purposes, similarly wheat and its flour can be sold for chappatis due to their genus being different"

[Bahāre-e-Sharī'at, Volume 2, Part 11, pg 98]

If the asl of two things is the same, but a change takes place in their purpose or attribute, then their genus will become different, just as it is apparent from the words of Muftī Amjad 'Alī al-A'dhamī (may Allāh envelope him in mercy), that the selling of wheat in exchange for flour, with profit/loss, and credit is permissible, even though their asl is one since just a change in the form has caused a change in their name and purpose."

Similarly, the asl of the currency of every country is paper, however, due to their names, attributes and purposes being different, they are of different genera. The purpose, standard, name and role of the currency note of one country is different to that of another country. Therefore, the currency of every country belongs to a separate genus.

The paper currency of a country is in the same ruling as coins/metal currency, and according to the laws of Sharī'ah, to exchange the coins of the same country for one another is permissible, even if there is profit or loss, however, credit is not permissible. Just as it is mentioned in the well known book of Hanafī jurisprudence; al-Hidāyah: "to sell one specified coin for two specified coins, is permissible"

[al-Hidāyah, Kitāb al-Buyū’,Bab al-Ribā, al-Juz al-Thālith, pg63]

The reason ‘specified coin’ was stipulated in the aforementioned passage is because the currency of each country belongs to its own genus. Such that, if the notes of a single country are exchanged for one another, then this is permissible, even if there is profit or loss, as there is no qadar [weight/dimension/measurement] found, but credit will not permissible, as they belong to the same genus; this is because when one of the legal causes of usury is found [i.e. genus or qadar] then profit/loss is permissible and credit is impermissible.

Such that, if the currency [notes] of a single country are exchanged for one another, profit and loss will be permissible, because at the time of exchange, the cause [‘illat] of qadar is absent. And due to them being of the same genus, credit is impermissible, for example, selling a 10 rupees note for a 20 rupees note, hand in hand, will be permissible.

If the currencies of two different countries are exchanged for another, then profit/loss is permissible and credit is also permissible, this due to the legal reasonings of qadar and being of the same genus not being found.

Just as the author of al-Hidāyah (may Allāh have mercy upon him) states:

“When both causes of usury, being of the same genus and qadar are not present, then profit/loss and credit are permissible”

[al-Hidāyah, Kitāb al-Buyū’, Bāb al-Ribā, al-Juzal-Thālith, pg 62]

And one party taking possession is sufficient, just as the author of al-Durr al-Mukhtār; Imām ‘Alā al-Dīn al-Haskafī (may Allāh shower him with mercy) explains this matter with clarity:

“If somebody sold coins in exchange for coins or in exchange for dirhams or dinars and possession is taken from one side, this is permissible, however, if possession is not taken from either side, then this is impermissible.”

[al-Durral-Mukhtār, Kitāb al-Buyū’, Bāb al-Ribā, Volume 7, pg433]

واللہ تعالی اعلم ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
Answered by Mufti Qasim Zia al-Qādri